

قاضی ارسلان حامد

یہ مختصر کتاب میرے مطالعہ کا نچوڑ ہے، ان میں عام لوگوں کے چند عام واقعات خاص لوگوں کے لیے درج کیے ہیں، یہ واقعات میرے لئے مشعل راہ ہیں،..........

اور یہ کتاب میں اپنے والد کے لیے بھی لکھ رہا ہوں، جو بہت زبردست لسنر (سننے والے) تھے۔۔

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

آج۔۔۔۔

آج مدرسہ کا ایک دوست ملا، کوئی ۲۲ سال بعد، ملاقات بس میں ہوئی، بہت یادیں دوبارہ پلٹ آئیں، جن پہ کل روئے تھے آج ان باتوں پہ ہنسی آئی، پھر اسکا اسٹاپ آیا، وہ دوبارہ ملنے کا وعدہ کر کے اتر گیا، میں اپنی منزل پہ اتر گیا، اس پوری ملاقات میں ایک عجیب بات ہوئی اسنے مجھے میرے نام سے اور میں نے اسے اسکے نام سے نہیں پکارا، **کیا وہ بھی میری طرح نام بھول گیا تھا۔**



آج کا نوجوان۔۔۔

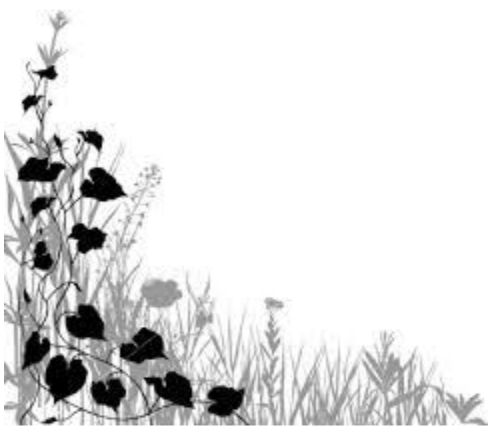
آج کا نوجوان انکی مثال ان ۳ دیو کی طرح ہیں جو ایک گاؤں پہ روزانہ پتھر برسایا کرتے تھے، گاؤں والے ایک حد تک برداشت کرتے رہے پھر ایک دن وہ ان دیو کے پاس گئے، اور پوچھا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں اس سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے، دیو یہ بات سن کر بہت شرمندہ ہوئے اور بولے کہ جناب ہم اس وجہ سے پتھر اچھال رہے ہیں کہ ہمارے پاس کرنے کو اسکے علاوہ کوئی کام نہیں، آپ ہمیں کسی کام پہ لگا دیں، تا کہ ہماری طاقت صحیح جگہ استعمال ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قاضی ارسلان حامد



عام آدمی کی کہانی

وہ بیس بال ٹیم کا حصہ بننا چاہتا تھا، لیکن کوچ اسے ہر میچ میں باہر بٹھاتا تھا، اس کے والد ہر میچ میں اسکی ہمت افزائی کے لیے آتے تا کہ وہ ہمت نہ ہارے، ایک دن جب اسکی ٹیم سیمی فائنل میں پہنچی تو وہ کوچ کے آگے گڑگڑانے لگ گیا کہ کسی طرح ایک دفعہ وہ اسے یہ چانس دے دے، کوچ نے آخر تھک ہار کر یہ رسک لینے کی ٹھانی، وہ کھیلا اور اسنے میچ کا پانسا بدل ڈالا، یقینی شکست کو جیت میں بدل دیا، کوچ حیران تھا کہ اس حد تک زبردست کھلاڑی کیوں اسکی نظر میں نہ آیا۔۔۔۔۔کوچ نے میچ کے اختتام پہ اس سے پوچھا کہ آج کیا خاص بات تھی کہ تم اس حد تک اصرار کر رہے تھے۔۔۔۔۔اور پھر تم نے تو کمال کر دیا، کھلاڑی بولا، سر آپ نے نوٹس نہیں کیا شاید کہ آج میرے ابا میری حوصلہ آفزائی کے لیے اسٹینڈ میں نہیں تھے، کیونکہ کل رات وہ انتقال کر گئے، وہ نابینا تھے لیکن انکا یہاں آنا مجھے ہمت نہ ہارنے کی تلقین کرتا تھا، لیکن اب جب وہ ایسی جگہ ہیں جہاں سے وہ مجھے کھیلتا دیکھ سکتے ہیں تو میں نے آپ سے اصرار کیا کہ آج مجھے کھیلنے دیں تا کہ میں انھیں بتا سکوں کہ انکا بیٹا بہترین کھلاڑی ہے جسکا کھیل دیکھنے کے لیے وہ روزانہ آتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔





۵۰ فیصد ملازم پیشہ خواتین کو ملازمت کے درمیان امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔۔۔

ایک سروے کے مطابق کئی لاکھ خواتین کو کام کے درمیان امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ سروے ایک کمپنی آپرچیونٹی ناؤ نے پراجیکٹ ۲۸۔۴۰ کے نام سے برطانیہ میں کیا ہے، اس سروے میں ابتک ۲۵ ہزار عورتوں نے حصہ لیا، کمپنی اس سروے کی باضابطہ رپورٹ ۱۰۰۰۰۰ عورتوں کے انٹرویوز کے بعد شائع کریگی، سروے میں تقریبا ہر ۵ویں خاتون نے یہ شکایت کی کہ انکا کیریئر جمود کا شکار ہوچکا ہے کیونکہ انکے مینیجر انہیں پروموٹ کرنے یا کسی ٹریننگ کرانے میں ناکام رہے تھے، ہر دس میں سے ایک خاتون نے ملازمت کے درمیان جنسی ہراساں ہونے کی شکایت کی (انڈیپینڈنٹ نیوز، ۳۰ دسمبر ۲۰۱۳)۔۔۔۔۔ (یہ برطانیہ کی حالت ہے، ذرا سوچے ہمارے معاشرے میں کیا حالت ہوگی۔۔۔۔۔)

آزمائش

اللہ آزماتا صرف اپنے ان بندوں کو ہے جن میں برداشت کا مادہ ہوتا ہے، وہ ان کے حالات سے جی دار مقابلے کو دنیا میں موجود باقی لوگوں کے لیے مثال بنادیتا ہے، اسکی سب سے بڑی مثال حضور ﷺ تھے، کہ آپ ﷺ کو پتھر مارے گئے پھر بھی ہمت نہ ہارے، آپ ﷺ کے ایک چچا ابولہب زندگی بھر آپ ﷺ کے دشمن رہے آپ ﷺ نے پھر بھی اس چچا کی اولاد کو محبت دی، آپ ﷺ کے قبیلے والے لوگوں نے آپ ﷺ کی اولاد کے انتقال پہ خوشی کا اظہار کیا، آپ ﷺ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا، آپ ﷺ کو زخم دیے، کچرے کے ڈھیر رستے میں لگائے، دانا پانی بند کردیا، پھر جب بدترین دشمن ہاتھ باندھے سر جھکائے سامنے سزا کے منتظر تھے تو حکم ہوتا ہے کہ آج کسی پہ ظلم نہ ہوگا اور سب کہا سنا کیا معاف، عدی بن حاتم خوف سے بھاگ گئے تھے، انکی بیوی جب انہیں ملنے گئی تو بتایا، کہ مکہ میں حاتم بن طائی کی یاد تازہ کردی گئی، وہ صفوان بن امیہ جو کہتا تھا کہ اگر آسمان سے چار فرشتے آپ ﷺ کو لیے اتریں اور کہتے جارہے ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو میں صفوان پھر بھی ایمان نہ لاؤنگا، اسی صفوان نے فتح مکہ کے صرف ۳ ماہ بعد اسوہ رسول ﷺ سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیا، آپ ﷺ کے ساتھ اللہ تھا لیکن اس کے باوجود کے عاشق تکلیف میں تھا، معشوق نے یہ بتایا کہ ہماری محبت کا دعویدار دیکھو کس حد تک ہماری محبت میں جاسکتا ہے، پھر عاشق کا عشق ہے، کہ معشوق کی صفت رحمانی کی قدر کرتے ہوئے اپنی جان اور اپنی آل کے دشمنوں کو بھی معاف کردیا، اس ہبار کو معاف کردیا جس نے آپ ﷺ کی بیٹی کے اونٹ کو ٹھوکر مار کر بیٹی کو اونٹ سے گرا کر انکا حمل گرادیا تھا، دنیا میں سب سے مشکل کام معاف کرنا ہے ----------------------



اسلامی تاریخ کے بدنما صفحات

جب خلیفہ امین الرشید اور اسکے بھائی مامون کے درمیان اقتدار کی جنگ چھڑی ،تو مامون کے ایک سپہ سالار طاہر بن عبداللہ نے امین کے ایک زبردست سپہ سالار علی بن عیسی کو شکست دے کر مامون کو ایک خط میں کچھ اسطرح خبر دی ،۔۔۔۔۔۔ کہ اللہ آپکی عمر دراز کرے ،اور آپ کے دشمن کو برباد کرے ،اس خط لکھتے وقت علی بن عیسی کا سر میری گود میں اور اسکی مہر میرے ہاتھ میں ہے ،اور اس پہ اللہ کا شکر ہے ،یہی رویہ اور فتنہ تھا کہ خون مسلم ارزاں ہوا، تاریخ دانوں نے لکھا ہے کہ خلیفہ امین الرشید جب اپنے غاصب بھائی مامون کے حکم سے ہلاک ہوا تو امین تین دن سے بھوکا تھا ،۔۔۔۔



بے بس یا انسانی جبلت ـــــــــــــــــ

دسمبر ۱۹۴۳ میں جرمن پائلٹ ہانز اسٹگلر کے نشانے پہ ایک امریکی بی۔۱۷ تھا، اسٹگلر کا بے گناہ بھائی اتحادی بمباری کا شکار ہو چکا تھا، اور اس جدید طیارے کو مار گرا کر اسٹگلر جرمن میڈل آف آنر حاصل کرسکتا تھا، اسکا ہاتھ ٹریگر دبانے ہی والا تھا کہ اسے خیال آیا کہ یہ جہاز اس پہ حملہ کیوں نہیں کر رہا، اسٹگلر نے اپنا جہاز قریب کیا تو اسے نظر آیا، کہ جہاز کا گنر مارا گیا تھا اور اندر موجود پائلٹ چارلس براؤن زخمی تھا، اسٹگلر نے اس بے بس حالت کو دیکھ کر اپنا ارادہ بدل دیا، اس نے امریکی جہاز کو سگنل دیا کہ اسے محفوظ مقام تک گائیڈ کر سکے، اور پھر اپنے جہاز کو امریکی جہاز کے ساتھ ساتھ اڑانا شروع کر دیا تا کہ کوئی جرمن اینٹی ایئر کرافٹ گن امریکی جہاز نہ گرادے، اسٹگلر نے اس جہاز کو محفوظ مقام شمالی سمندر تک پہنچایا اور اپنے امریکی زخمی دشمنوں کو سیلوٹ کر کے واپس لوٹ آیا۔ــــــــــــــــ



بوعلی سینا

کسی نے بوعلی سینا سے پھوچھا کہ ماں کیا ہے، بوعلی سینا بولے ماں وہ ہے کہ جب اسکے چار بچوں کے سامنے چار سیب آئیں تو وہ بولے کہ مجھے سیب پسند نہیں۔۔۔۔۔۔



چارلی چپلن

چارلی چپلن ساری زندگی لوگوں کو ہنساتا رہا، لیکن اسکا بچپن انتہا سے زیادہ تکلیف تھا، اسکی ماں ایک بے کردار عورت تھی جس کے دو ناجائز بچے اسکی بدکرداری کے ثبوت تھے، باپ چارلی کے لڑکپن میں ہی اسکا ساتھ چھوڑ گیا تھا، چارلی کی جوانی میں ایک عورت نے اسکے بچے کی ماں ہونے کا دعوی کیا، خون کے سیمپل سے یہ دعوی جھوٹا ثابت ہوا، لیکن جج نے فیصلہ عورت کے حق میں دیا، اور ناحق چارلی کو مرتے دم تک اس بچے کا خرچ اٹھانا پڑا، مرنے کے بعد بھی چارلی کو لوگوں نے سکھ کا سانس نہ لینے دیا، ۱۹۷۷ میں چارلی کی نعش تاوان کے لیے اسکی قبر سے چرالی گئی، پھر دو ماہ بعد نعش واپس حاصل کی گئی۔-----------------------

اعتماد

جنگ جاری تھی ،دشمن مکمل طور پہ حاوی تھا، کہ دو ساتھی فوجیوں میں سے ایک دشمن کے نرغے میں آ گیا، اسنے ساتھی کو آواز لگائی ،ساتھی آگے بڑھا تو کمپنی کمانڈر نے روک لیا،لیکن وہ اصرار کرتا رہا،تھک ہار کر اجازت دی،دوست دوسرے دوست کی مدد کو بڑھا، جب دوست تک پہنچا تو وہ مر چکا تھا،نعش لیے واپس آیا،کمانڈر بولا کہ دیکھو تم نے اپنی جان فضول میں خطرے میں ڈالی ،فوجی بولا نہیں سر،میں جب اپنے دوست کے پاس پہنچا تو وہ آخری سانس لے رہا تھا،اسنے مجھے دیکھا اور بولا کہ مجھے یقین تھا تم ضرور آؤ گے،اور یہ کہ کر وہ اس جہان فانی سے کوچ کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیڈر (درحقیقت خادم)

ایک راستے پہ سے فوجی دستہ پتھر ہٹا رہے تھے، دستے کا کارپورل دور کھڑا یہ کاروائی دیکھ رہا تھا، ایک گھڑ سوار وہاں سے گزر رہا تھا، اسنے یہ منظر دیکھ کر کارپورل سے کہا کہ آپ اپنے فوجیوں کی مدد کیوں نہیں کر رہے، کارپورل بولا میں انکا آفیسر ہوں یہ میرے تابع ہیں، میں ان سے صرف کام لیتا ہوں۔
یہ سن کر گھڑ سوار گھوڑے سے اتر کر ان فوجیوں کی مدد کرنے لگا، تھوڑی دیر میں ڈھیر ہٹ گیا، راستہ صاف ہو گیا، گھڑ سوار نے جاتے ہوئے فوجی دستے سے کہتا گیا کہ آئندہ مدد چاہیے ہو تو کمانڈر چیف کو بلا لینا۔۔۔۔ بعد میں فوجیوں کو معلوم ہوا کہ جس گھڑ سوار نے انکی مدد کی تھی وہ آزاد امریکہ کا پہلا کمانڈر انچیف اور صدر جارج واشنگٹن تھا۔۔

ہم انمول ہیں۔۔۔۔

ایک دفعہ ایک بچہ بلی کے بچے خرید رہا تھا، دکاندار نے ایک بلی کے ۵۰ روپے مانگے، بچے کی نگاہ اچانک کونے میں پڑی ایک بلی پہ پڑی، اسنے دکاندار سے پوچھا کہ اس بلی کی قیمت کیا ہے، دکاندار بولا کہ یہ بلی بکنے کے لیے نہیں کیونکہ یہ پیدائشی ایک ٹانگ سے مفلوج ہے، بچہ بولا کہ میں کیا اس بلی کو گود میں لے سکتا ہوں، دکاندار بولا بلکل۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بچے نے مفلوج بلی کو اٹھایا تو اس نے زبان نکال کر بچے کو پیار کیا، بچے اسی وقت بولا کہ میں اس بلی کو خریدوں گا، دکاندار نے اسے سمجھایا لیکن وہ اڑا رہا، اور اس مفلوج بلی کے ۵۰ روپے دے کر اسے خرید لیا، جب وہ بلی کو گھر لے جانے لگا تو دکاندار بولا کہ اب تو بتا دو کہ اس بلی میں ایسا کیا تھا کہ تم نے اسے فورا خرید لیا،،،،،۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بچے نے دکاندار کی طرف دیکھ کر اپنی دائیں ٹانگ سے کپڑا اہٹایا، ٹانگ لکڑی کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جنید

حضرت جنید بغدادی مشہور ولی اللہ گزرے ہیں، آپ جوانی میں ایک زبردست پہلوان تھے، خلیفہ وقت بھی آپکی پہلوانی کا گرویدہ تھا، خلیفہ نے ایک دفعہ اعلان کیا کہ جو کشتی میں جنید کو شکست دے گا اسے انعام دیا جائے گا، یہ سن ایک دبلا سا شخص آیا اور جنید کو کشتی کا چیلنج کیا، مقابلہ شروع ہو کہ اچانک پہلا ہاتھ لگتے ہی جنید گر گئے اور وہ دبلا شخص کشتی کا فاتح اور انعام کا حقدار ٹھہرا، بہت اصرار کے بعد ایک واقف کار کو جنید نے دبلے شخص کی جیت کی وجہ بتادی کہ جب مقابلہ شروع ہوا تو وہ شخص میرے قریب آکر بولا کہ میں سیدزادہ ہوں اور ۳ دن سے بھوکا ہوں، بس پھر کیا تھا میں فورا ایک ہاتھ لگتے ہی ڈھیر ہوگیا، جنید نے اسوقت ایک مجبور کی التجا سنی تو اللہ نے انکا درجہ اتنا بڑھایا کہ آپ کا مقام ہی مقام صوفیت اور مقام ولایت قرار پایا۔۔۔۔۔



ماؤزے تنگ

ماؤزے تنگ جب چین میں عوامی انقلاب کے لیے مارچ کرنے نکلے تو وہ لوگوں کو ساتھ ملانے کے لیے انقلابی کہانیاں سنایا کرتے، ماؤ کی ایک کہانی جدوجہد کی ترجمانی کرتی ہے کہ ایک گاؤں میں ایک آدمی کے گھر کے سامنے پہاڑ تھا جو اس کے گھر تک سورج کی روشنی نہیں پہنچنے دیتا تھا، کچھ دن بعد لوگوں نے ایک عجب منظر دیکھا کہ وہ آدمی ہاتھ میں کدال لیے پہاڑ پہ چڑھا پہاڑ کھود رہا ہے، انھوں نے پوچھا کہ بھائی یہ کیا کر رہے ہو، آدمی بولا میں پہاڑ کھود رہا ہوں تا کہ میرے گھر سورج کی روشنی پہنچے۔ گاؤں والے بولے بھائی پہاڑ کھودنا ناممکن ہے، تم مر بھی جاؤ کامیاب نہ ہو پاؤ گے، وہ آدمی بولا کہ کوئی بات نہیں میں یہ مرتے دم تک یہ پہاڑ کھودوں گا، میری موت کے بعد میری اولاد کھودے گی، انکی موت کے بعد انکی اولاد یہ کام کرے گی، ہم اسوقت نہ رکیں گے، جب تک ہم اپنا حق حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو جائیں گے -------------

سلطان محمود غزنوی

سلطان محمود غزنوی کے دور میں ایک آدمی دربار میں آیا، اور محمود سے التجا کی کہ وہ اس سے کچھ دیر اکیلے میں ایک بات کرنا چاہتا ہے، کیونکہ سب کے سامنے اسکی شکایت اسے رسوا کر سکتی ہے۔۔۔محمود نے تخلیہ کا حکم دیا، آدمی نے اپنی شکایت بیان کی کہ کہ ہر دو تین دن بعد ایک آدمی اسکے گھر میں گھس آتا ہے اور اپنے آپ کو محمود کا بھتیجا بتاتا ہے پھر اسکی بیوی سے دست درازی کرتا ہے،۔۔۔۔محمود اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور بولا کہ اگلی دفعہ ایسا ہو تو مجھے فورا اطلاع کرنا اگر تمھیں سپاہی آنے نہ دیں تو فلاں خفیہ راستے سے میرے تک پہنچنا، اس حکم کے بعد آدمی پلٹ گیا، ۳ دن بعد دست دراز اسکے گھر میں گھسا تو اس نے اسکی اطلاع محمود کو کی، محمود ہاتھ میں تلوار لیے فورا اسکے گھر پہنچا، گھر پہنچتے ہی اسنے روشنی کے دیے کو بجھا دیا، جیسے ہی اس بدبخت تک پہنچا ایک ہی وار میں اسکی گردن سر سے اتار دی، پھر مالک مکان سے پانی مانگا، مالک مکان نے پانی پلاتے ہوئے روشنی بجھانے کی وجہ پوچھی تو محمود بولا روشنی اسوجہ سے بجھائی کہ کہیں اپنے رشتہ دار کو دیکھ کر مجھ پہ عصبیت عود نہ آ جائے اور میں انصاف نہ کر پاؤں۔۔۔اور بھائی اس پانی مانگنے کی وجہ یہ ہے کہ جب سے تیری شکایت سنی تھی اسوقت قسم کھائی تھی کہ جب تک تجھے انصاف نہ ملے گا کچھ کھاؤنگا پیونگا نہیں، آج تین سن بعد یہ پانی کا پہلا گھونٹ گلے سے اتار رہا ہوں۔---

امامت نماز جنازہ

جب وقت کے سب سے بڑے عالم حضرت خواجہ بختیار الدین کاکیؒ کی رحلت کا وقت آیا، تو آپؒ نے وصیت کی کہ میری نماز جنازہ وہ پڑھائے جس نے کبھی نماز تہجد نہ چھوڑی ہو، اس وصیت نے ایک عجب ماحول پیدا کردیا، کہ سامنے جنازہ ہے اور کوئی امامت کو آگے نہ بڑھ پائے، اچانک ایک آدمی نکلا اور کہتا جاتا کہ جانے والے چلے گئے اور دوسروں کے راز کھول گئے، یہ کہہ کر امامت کی، امامت کرنے والا آدمی سلطنت ہندوستان کا طاقتور ترین بادشاہ شمس الدین التمش تھا۔

ایک دفعہ ایک شخص ملا نصر الدین کے پاس کمپاس لے آیا، اور پھو چھا یہ کیا ہے، ملا نے کمپاس دیکھا پھر زور زور سے رونے لگے، تھوڑی دیر بعد قہقہے مار مار کر ہنسنے لگے، اس شخص نے پھو چھا کہ معاملہ کیا ہے پہلے رونا پھر ہنسی ،۔۔۔۔تو ملا نے جواب دیا کہ بھائی رویا تمہاری جہالت یہ کہ تمہیں اتنی چیز کا نہیں معلوم کہ کیا ہے، اور ہنسا اس بات یہ کہ جب غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میں بھی نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔



انصاف........

سلطان ملک شاہ سلجوقی ایک زبردست حکمران گزرا ہے، ایک دفعہ اسکی فوج کے چند سپاہیوں نے ایک بڑھیا کی گائے پہ قبضہ کرلیا، بڑھیا بہت روئی دھوئی لیکن کہیں انصاف نہیں ملا، ایک دن تھک ہار کر بڑھیا شہر کے باہر ایک پل پہ کھڑی ہوگئی، اس راستے سے ملک شاہ کے لشکر کو گزرنا تھا، جیسے ہی لشکر گزرا بڑھیا کسی طرح ملک شاہ سلجوقی کی سواری تک پہنچ گئی، اور شاہ کے گھوڑے کی نکیل پکڑ کر بولی، ملک شاہ اس پل پہ مجھے انصاف دو گے یا پل صراط پہ، یہ سنتے ہی اسوقت کے عظیم ترین بادشاہ ملک شاہ پہ لرزہ طاری ہوگیا، فوراً سواری سے اترا اور حکم دیا کہ پل پہ عدالت قائم کی جائے، بڑھیا کا مقدمہ سنا اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی گئی، بڑھیا کی نقصان تلافی کی گئی۔

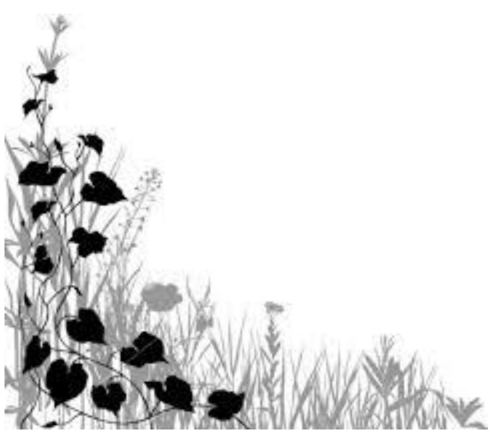
پرانے وقتوں کی بات ہے کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ نے سڑک کے بالکل بیچ میں ایک بھاری پتھر رکھوادیا اور پھر سڑک کنارے ایک درخت کے پیچھے چھپ کر اپنی عوام کا رویہ دیکھنے بیٹھ گیا، تھوڑی دیر بعد اس سڑک سے تاجر گزرے، وزیر گزرے، امیر گزرے، دانشور گزرے۔۔۔۔۔۔ ہر ایک نے اس پتھر کی موجودگی کو بادشاہ کا قصور جانا اور خوب بادشاہ کو کوسا کہ بھائی یہ کیسی حکومت ہے، جو عوام کی تکلیف دور نہیں کرتی، یہ پتھر کیوں نہیں ہٹواتی وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ ان سب کے بعد ایک غریب سبزی فروش وہاں سے گزرا، اس نے پتھر دیکھ کر اپنا سامان ایک سمت رکھا اور اکیلا پتھر رستے سے ہٹانے لگا، بہت کوشش کے بعد پتھر رستے سے ہٹ گیا، پتھر ہٹتے ہی اسکی نگاہ ایک تھیلی پہ پڑی جس کے اندر سونے کے سکے اور ایک تحریر تھی کہ یہ سونے کے سکے بادشاہ کی طرف سے اس شخص کے لیے ہیں، جو یہ پتھر رستے سے ہٹائے گا اور اپنی مدد آپ کا پیغام لوگوں تک عملی طور پہ پہنچائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

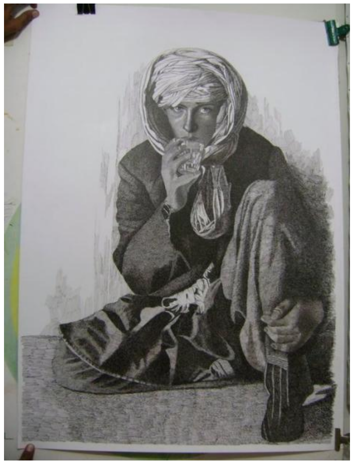
سعید بن جبیر

حجاج بن یوسف کے ظالمانہ دور میں مرد صالح حضرت سعید بن جبیر نے ایک باغی کمانڈر عبدالرحمٰن بن شیث کا ساتھ دیا، بغاوت ناکام رہی، جب سعید بن جبیر کو حجاج کے سامنے لایا گیا تو حجاج بولا کہ میں تجھے اس طریقے سے ماروں گا کہ آج تک اس طریقے سے کسی کو نہ مارا گیا ہو۔۔۔۔۔۔سعید بولے کہ حجاج اگر یہ تیرے اختیار میں ہوتا تو میں اللہ کو چھوڑ کے تیری عبادت کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

SPIRI

اسوقت پوری دنیا میں اسلحہ کی ایکسپورٹ امریکہ ۳۰ فیصد، رشیا ۲۶ فیصد، جرمنی ۷ فیصد، فرانس ۶ فیصد، چائنا ۵ فیصد، برطانیہ ۴ فیصد، اسپین ۳ فیصد، اٹلی ۲ فیصد، یوکرین ۲ فیصد اور اسرائیل ۲ فیصد کرر ہا ہے، جبکہ اسلحہ کے سب سے بڑے خریدار انڈیا ۱۲ فیصد، چائنا ۶ فیصد، پاکستان ۵ فیصد، ساؤتھ کوریا ۵ فیصد، سنگاپور ۵ فیصد، الجیریا ۴ فیصد، اسٹریلیا ۴ فیصد، امریکہ ۴ فیصد، عرب امارات ۳ فیصد اور سعودی عرب ۳ فیصد ہیں۔ دنیا نے ۲۰۱۲ میں تقریبا ۱۷۵۶ بلین ڈالر فوجی اخراجات میں خرچ کیے، یہ دنیا کی موجودہ جی ڈی پی کا ڈھائی فیصد ہے۔۔ دنیا کی ۱۰ بڑی اسلحہ ساز کمپنیوں میں سے ۷ کمپنیاں امریکی ہیں ----------------------------





ایک دفعہ ایک فقیر کے پاس سے ایک امیر آدمی کا گزر ہوا، امیر آدمی نے فقیر کی انکساری اور عبادت گزاری سے خوش ہو کر اسے ۱۰۰۰ سونے کے سکے دینے چاہے،، فقیر بولا کہ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم واقعی امیر آدمی ہو۔۔ کیا ان سکوں کے علاوہ بھی تمھارے پاس اور سونا ہے؟ امیر بولا ہاں بالکل۔۔۔۔ فقیر بولا تو کیا تم اس سونے کے بعد مزید سونے کی چاہ رکھتے ہو۔۔ امیر بولا بالکل بلکہ میری کوشش تو یہ ہوتی ہے، کہ ہر روز زیادہ سے زیادہ سونا کما سکوں۔۔۔۔ فقیر بولا پھر تو میں یہ سونا نہیں لے سکتا بھلا فقیر کس طرح امیر کو بخشش دے سکتا ہے؟ امیر بولا کہ میں کس طرح فقیر ہوا۔۔۔۔ فقیر گویا ہوا کہ تم فقیر نہیں تو کیا ہو کہ ہر وقت مانگتے ہی رہتے ہو تمہاری چاہ ہی ختم نہیں ہوتی، مجھے دیکھو کہ میں کس طرح امیر ہوں کہ جتنا خدا نے دیا ہے اس پہ خوش ہوں۔۔۔۔



ولمارو ڈولف

ولمارو ڈولف بچپن میں ڈبل نمونئیہ کا شکار ہوکر مفلوج ہوگئی تھی ،ڈاکٹر نے اسے زیادہ حرکت کرنے سے منع کردیا تھا ،ایک دن بے بس ولما سے اسکی ماں نے پوچھا کہ ولما بڑی ہوکر کیا بنوگی ،ولما بولی ماں میں سب سے تیز رفتار ایتھلیٹ بننا چاہتی ہوں ، ماں بولی کہ بیٹا اسکے لیے تو تمھیں پہلے چلنا پڑے گا ،ولما نے یہ سن کر ۹ سال کی عمر میں ڈاکٹر کی نصیحت کے برعکس پہلا قدم اٹھایا ، پھر یہ قدم اٹھتے گئے ،گرتی تھی پھر کھڑی ہوتی تھی ،لیکن ہمت نہ ہارتی ،۱۳ سال کی عمر میں پہلی اسکول ریس میں حصہ لیا ،آخری نمبر یہ آئی لیکن ہمت نہ ہاری ،اور دوڑوں میں دوڑی ،کبھی ۵ ،کبھی ۴ ،کبھی ۳ ،کبھی ۲ اور پھر پہلے نمبر یہ آئی ،ان کامیابیوں کے بعد ۱۵ سال کی عمر میں ٹینیسی گئی ،وہاں ایک کوچ ایڈ ٹیمپل نے اسکی کوچنگ شروع کی ،ایڈ نے ایک دفعہ اس سے پوچھا کہ ولما تمہارا عزم کیا ہے ،ولما نے پر عزم ہوکر بولا کہ میں دنیا کی تیز رفتار ترین ایتھلیٹ بننا چاہتی ہوں ،ایڈ بولا اگر تم اس حد تک پر عزم ہو تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں نہیں روک سکتی ،ولما محنت کرتی رہی ،اور پھر دنیا نے اسے ۱۹۶۰ کے اولمپک گیمز میں دوڑتے دیکھا ،ولما نے ان گیمز میں ۱۰۰ ،۲۰۰ اور ۴۰۰ میٹر ریس میں گولڈ میڈلز حاصل کیے ،یہ کہانی سبق ہے انکے لیے جو خواب دیکھتے ہیں ،اور انکی تعبیر حاصل کرنے کے لیے اپنی ایڑھی چوٹی کا زور لگادیتے ہیں